SUPPORT US
Scan to pay with any UPI app
Be A Part Of
Sada-E-Hussaini
9246500619

اپنا اخبار اپنی بات
APNA AKHBAR APNI BAAT
sadaehussaini.com / sadaehussaini.in /
sadaehussaini@gmail.com
Mobile : 9490618051 Whatsup : 9346938539

روزنامہ
صدائے حسینی
بے زبانوں کی زبان
حیدرآباد
Sada-E-Hussaini
Thursday 23-07-2026 مولانا سید ضیا حسین۔ جوائنٹ ایڈیٹر روزنامہ صدائے حسینی

آیت کریمہ: جو کسی بات پر اس پر سبقت نہیں کرتے ہیں اور اس کے احکام پر برابر عمل کرتے رہتے ہیں۔
(سورہ انبیاء۔ آیت 27)

حدیث شریف: جھوٹ ایمان کو تباہ و برباد کردیتی ہے۔ اگر روزی چاہتے ہو تو شادی کرو اس لئے کہ عورتیں سببِ برکت ہیں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: انسان تعجب کے قابل ہے کہ چربی سے دیکھتا ہے، گوشت کے لوتھڑے سے بولتا ہے، ہڈی سے سنتا ہے اور سوراخ سے سانس لیتا ہے۔

سورہ فاتحہ برائے ایصال ثواب
سید احمد حسین جعفری صاحب مرحوم
ابن سید کلب حسین جعفری صاحب مرحوم
محترمہ کنیز عباس صاحب مرحومہ بنت میر فیاض علی صاحب مرحوم کی روح کو شاد فرمائیں۔
محترمہ فاطمہ بیگم صاحب مرحومہ بنت سید بسم اللہ خان صاحب مرحوم

قافلہ حسینؑ میں شامل خواتین اور بچوں کا کردار کیا ہے؟

واقع عاشورا تاریخ کا ایک عظیم باب ضرور ہے، لیکن عاشورا کی حقیقت صرف اسی دن اور اسی سرزمین تک محدود نہیں رہی۔ اس المناک حماسے کے بعد انہی عظیم خواتین اور پیغام رساں ہستیوں نے اپنے صبر، استقامت، شجاعت اور حق گوئی کے ذریعے امام حسینؑ کے پیغام کو زندہ رکھا اور تحریکِ عاشورا کو تحریف اور فراموش ہونے نہیں دیا۔

کربلا کے واقعے میں خواتین اور بچوں کی موجودگی کیوں ضروری تھی؟

اس رفاقت کی حکمت کو تاریخی، عقلی اور روایت کے نقط نظر سے سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واقع کربلا اور عاشورا ایک تہذیب ساز اور تاریخ کا فیصلہ کن موڑ ہے، جس کا مختلف زاویوں سے مطالعہ اور تحقیق کی جاسکتی ہے۔ اس عظیم نہضت کا نہایت اہم اور عملی پہلو، مکتبِ اباعبداللہ الحسینؑ میں خواتین کی موجودگی، انکے کردار اور ان کی جہادی ذمہ داریوں کا جائزہ ہے۔

اس ضمن میں ایک بنیادی سوال سامنے آتا ہے:

اتنے حساس اور خطرناک سفر، نیز پیشگی معلوم سخت اور پرآشوب حالات کے باوجود، امام حسینؑ کے ہمراہ خواتین اور بچوں کی موجودگی کی کیا وجہ تھی؟

خصوصاً اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ یزید نے مدینہ کے اس وقت کے گورنر ولید بن عتبہ کے نام اپنے خط میں واضح طور پر حکم دیا تھا کہ امام حسینؑ سے ہر صورت بیعت لی جائے، اور اگر وہ انکار کریں تو ان کا سرِ مبارک روانہ کیا جائے۔ اس بنا پر یہ سفر کوئی معمول کا سفر نہیں تھا، بلکہ ایک نہایت اہم اور حکمت پر مبنی اسٹریٹجک اقدام تھا۔ لہٰذا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نواسے جیسی عظیم شخصیت کا اپنے اہلِ بیت کو ساتھ لے کر نکلنا یقیناً مضبوط عقلی اور منطقی حکمتوں پر مبنی تھا، جن کا جائزہ لینا نہایت ضروری ہے۔

اہلِ بیتؑ کی حفاظت؛ اموی سازشوں کے مقابلے میں امام حسینؑ کی حکمتِ عملی

امام حسینؑ کے ہمراہ خواتین اور بچوں کی موجودگی کی ایک اہم وجہ ان خطرات کا پیشِ نظر رکھنا تھا جو مدینہ میں بھی اہلِ بیت کو لاحق ہوسکتے تھے۔ اگر سید الشہداؑ اپنی خواتین، بچوں اور اہلِ حرم کو مدینہ میں چھوڑ دیتے اور وہ دشمن کے ہاتھ لگ کر قید کرلیے جاتے، تو انہیں امام حسینؑ پر دباؤ ڈالنے کے ایک مؤثر ذریعے کے طور پر استعمال کیا جاسکتا تھا۔ بنو امیہ کی ظالم حکومت اس سے پہلے بھی اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ایسے ہتھکنڈے استعمال کرچکی تھی۔ اس کی ایک مثال حضرت عمرو بن حمق خزاعی کی زوجہ کا واقعہ ہے۔ جب ان کی شہادت کے بعد ان کا سرِ مبارک شام لایا گیا اور ان کی اہلیہ کے سامنے پیش کیا گیا، تو انہوں نے نہایت جرات و استقامت کے ساتھ حماسی اشعار اور رجز پڑھ کر معاویہ کو للکارا۔ اس واقعے نے اموی حکومت کے حقیقی اور سیاہ چہرے کو بے نقاب کردیا۔ لہٰذا اگر اہلِ بیتؑ کے خاندان کے ساتھ بھی ایسا سلوک کیا جاتا تو نہ صرف ان مقدس ہستیوں کی عزت و حرمت متاثر ہوتی، بلکہ یہ امام حسینؑ پر دباؤ ڈالنے کا ایک ذریعہ بھی بن سکتا تھا۔

خواتین اور بچے؛ تاریخ پر حجت

اس سفر میں خواتین اور بچوں کی رفاقت کی ایک اور اہم وجہ لوگوں پر حجت تمام کرنا تھی، تاکہ کوئی یہ عذر پیش نہ کرسکے کہ ہم نے اپنی عورتوں اور بچوں کو محفوظ جگہ پر چھوڑ دیا تھا، اس لیے آپ کو بھی انہیں خطرے میں نہیں ڈالنا چاہیے تھا۔ امام حسینؑ نے حر بن یزید ریاحی کے لشکر سے گفتگو کے دوران متعدد مرتبہ اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ میری خواتین تمہاری خواتین کے ساتھ ہیں اور میرے بچے تمہارے بچوں کے ساتھ ہیں۔ اس فرمان کا مقصد یہ واضح کرنا تھا کہ اگر تم اپنی عورتوں اور بچوں کی سلامتی کی فکر رکھتے ہو تو میں بھی اپنے اہلِ حرم اور بچوں کو اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں۔ اسی مفہوم کی جھلک سید الشہداؑ اور عمر بن سعد کے درمیان ہونے والی گفتگو میں بھی ملتی ہے۔ جب عمر بن سعد نے اپنے اہل و عیال کے بارے میں اپنی تشویش کا اظہار کیا، تو امام حسین نے واضح فرمایا کہ اہلِ کوفہ اور اموی حکومت کے حامی خود بھی ایسے ظالم نظام سے خوف زدہ ہیں، جو اپنے مخالفین پر دباؤ ڈالنے کے لیے ان کے خاندان، اہلِ حرم اور بچوں کو بھی نشانہ بنا سکتا ہے۔

اس طرح امام حسینؑ نے اپنے اس طرزِ عمل اور گفتگو کے ذریعے نہ صرف اس حقیقی خطرے کو آشکار کیا، بلکہ تمام لوگوں پر حجت بھی تمام کردی۔

قافلہ حسینؑ میں شامل خواتین اور بچوں کا کردار کیا ہے؟

حضرت زینبؑ کا مشن؛ پیغامِ عاشورا کی حفاظت اور تاریخ تک اس کی ابلاغ

خواتین اور بچوں کی نہضتِ عاشورا میں رفاقت کی حکمت کا ایک اور اہم پہلو اس الٰہی قیام کے پیغام کی حفاظت اور اسے آئندہ نسلوں تک پہنچانے کی عظیم ذمہ داری تھا۔ بلاشبہ ان مقدس ہستیوں کی موجودگی کا ایک بنیادی مقصد یہی تھا کہ پیغامِ عاشورا کو تاریخ کے سینے میں ہمیشہ کے لیے محفوظ کردیا جائے۔ ہمارے معاشرے میں ایک معروف جملہ کہا جاتا ہے کہ "اگر زینب نہ ہوتیں تو کربلا، کربلا ہی میں رہ جاتی۔ "یہ بات تاریخی حقائق سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔ بنوامیہ کی منصوبہ بندی یہ تھی کہ اس سانحے میں نسلِ نبوت اور سلسلِ رسالت کا خاتمہ کردیا جائے، تاکہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آل میں سے کوئی باقی نہ رہے اور وہ خود کو خاندانِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وارث ظاہر کرکے عوام کی محبت اور اطاعت اپنے حق میں حاصل کرسکیں۔ لیکن جب کربلا کے زندہ رہ جانے والے افراد، یعنی اہلِ بیت کی خواتین اور بچے، شام پہنچے تو امام سجاد، حضرت زینبؑ اور دیگر اہلِ بیتؑ کے پرجوش، بلیغ اور حق آشکار کرنے والے خطبات نے دشمن کے تمام منصوبوں کو ناکام بنا دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت اباعبداللہ الحسینؑ کا الٰہی قیام انہی خواتین اور بچوں کی موجودگی اور انکی عظیم ذمہ داری کی بدولت ایک محدود سرزمین کے ایک واقعے سے نکل کر ایک عالمگیر، تاریخ ساز اور ابدی حقیقت بن گیا۔ اسی مبارک موجودگی نے نہضتِ عاشورا کو تاریخ کا ایک دائمی اور زندہ جریان بنا دیا؛ ایک ایسا انقلاب جو ان شاءاللہ قیامت تک درخشاں رہے گا، دنیا کے تمام آزاد انسانوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا رہے گا، اور ایمان، عزت، شرافت اور حق کی بقا کے لیے ہمیشہ محرک اور سرچشمہ قوت بنا رہے گا۔

https://ur.hawzahnews.com/xfYXL

والدین اپنے عمل سے بچوں میں اہل بیتؑ کی محبت پیدا کریں

قم۔22/جولائی (حوزہ نیوز ایجنسی/صدائے حسینی) خاندانی امور کے ماہر حجۃ الاسلام والمسلمین علیرضا تراشیون نے کہا ہے کہ تعطیلات میں والدین اپنے بچوں کی دینی تربیت پر خصوصی توجہ دیں اور اہلِ بیت علیہم السلام، بالخصوص امام حسین علیہ السلام کی محبت کو ان کے دلوں میں مضبوط کریں۔ حجۃ الاسلام والمسلمین علیرضا تراشیون نے دینی تعلیم و تربیت میں والدین کے کردار پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تعلیمی سال کے دوران والدین اور بچوں کو ایک ساتھ وقت گزارنے کا کم موقع ملتا ہے، لیکن تعطیلات اس کمی کو پورا کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ والدین کو چاہیے کہ وہ گھر میں اہلِ بیت علیہم السلام، خصوصاً حضرت امام حسین علیہ السلام کی سیرت پر گفتگو کریں، ان کی زندگی پر مبنی کتابیں بچوں کے ساتھ پڑھیں اور واقعات کو دلچسپ انداز میں بیان کریں، کیونکہ ایسی باتیں بچوں کے ذہن و دل پر گہرا اثر چھوڑتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بچے اپنے والدین، خاص طور پر والد کی بات کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں، اس لیے اگر باپ مختصر مگر مؤثر انداز میں اہلِ بیت سے اپنی محبت کا اظہار کرے تو اس کا بچوں کی شخصیت پر دیرپا اثر پڑتا ہے۔ حجۃ الاسلام تراشیون نے والدین کو مشورہ دیا کہ وہ بچوں کو اپنے پاس بٹھا کر محبتِ امام حسین علیہ السلام کا عملی اظہار کریں۔ مثال کے طور پر والد اپنے بچوں سے کہے: "میں امام حسین علیہ السلام سے بے حد محبت کرتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ قیامت کے دن انہی کے ساتھ محشور ہوں۔" انہوں نے کہا کہ ایسے سادہ مگر مخلصانہ جملے بچوں کے دلوں میں اتر جاتے ہیں، کیونکہ بچے فطری طور پر اپنے والدین کی شخصیت سے متاثر ہوتے ہیں اور انہی جیسا بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے محبتِ اہلِ بیت علیہم السلام کو بچوں کی شخصیت کا مستقل حصہ بنائیں۔

حضرت سلمان فارسیؑ؛ جستجوئے حق سے 'سلمان منا اہل البیت' تک

مولانا سید علی ہاشم عابدی

اسلامی تاریخ میں بعض شخصیات ایسی ہیں جو کسی ایک قوم، نسل یا خطہ تک محدود نہیں رہتیں بلکہ پوری انسانیت کیلئے ہدایت، اخلاص اور حق طلبی کی علامت بن جاتی ہیں۔ حضرت سلمان فارسی علیہ السلام انہی عظیم المرتبت شخصیات میں سے ہیں۔ آپ کی زندگی اس حقیقت کی روشن دلیل ہے کہ جو انسان اخلاص، صبر اور استقامت کے ساتھ حق کی تلاش میں نکلتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنی خاص ہدایت اور قرب سے نوازتا ہے۔ حضرت سلمان علیہ السلام کی شخصیت علم و معرفت، زہد و تقویٰ، وفاداری، ولایت اور روحانیت کا حسین امتزاج ہے۔

حضرت سلمان فارسی علیہ السلام کی زندگی کا سب سے نمایاں وصف جستجوئے حق ہے۔ آپ نے محض آبائی روایت کی بنیاد پر اپنے مذہب کو قبول نہیں کیا، بلکہ حق کی تلاش میں ہر قربانی برداشت کی۔ خاندان کی مخالفت، غلامی، غربت، اجنبیت اور مسلسل سفر بھی آپ کے عزم کو متزلزل نہ کرسکے۔ آپ کا یہ سفر ہر طالبِ حق کے لئے ایک دائمی درس ہے کہ حقیقت تک پہنچنے کے لئے تعصب نہیں بلکہ اخلاص، تحقیق اور استقامت درکار ہوتی ہے۔

ایران کے علاقہ اصفہان سے شروع ہونے والا یہ روحانی سفر شام، موصل اور عموریہ سے گزرتا ہوا سرزمینِ حجاز تک پہنچا۔ یہ محض جغرافیائی سفر نہیں تھا بلکہ روح کی تکمیل اور معرفتِ الٰہی کی منزلوں کی طرف ایک مسلسل پیش قدمی تھی۔ ہر راہب نے آپ کو اگلے راہب کی طرف رہنمائی کی، یہاں تک کہ آخری راہب نے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کی بشارت دی۔ یہی وہ لمحہ تھا جب سلمان فارسی علیہ السلام کی پوری زندگی کا مقصد واضح ہوگیا۔

مدینہ منورہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے بعد حضرت سلمان فارسی علیہ السلام نے وہ تمام نشانیاں دیکھ لیں جن کا ذکر سابقہ آسمانی کتب و صحف میں ہوچکا تھا؛ آپ صدقہ قبول نہیں کرتے تھے، ہدیہ قبول فرماتے تھے، اور آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت موجود تھی۔ ان نشانیوں کو دیکھ کر حضرت سلمان فارسی علیہ السلام بے اختیار رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں گر پڑے اور شرفِ اسلام سے مشرف ہوئے۔ یہ محض قبولِ اسلام کا واقعہ نہیں بلکہ ایک صادق سالک کی اپنی منزلِ مقصود تک رسائی کی داستان ہے۔

اسلام قبول کرنے کے بعد بھی حضرت سلمان فارسی علیہ السلام غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رہے، لیکن رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آزادی کا انتظام فرمایا۔ اس واقعہ سے اسلام کا وہ عظیم پیغام آشکار ہوتا ہے کہ انسان کو ہر قسم کی جسمانی، فکری اور روحانی غلامی سے آزاد ہونا چاہیے۔

غزوۂ خندق میں حضرت سلمان فارسی علیہ السلام کی بصیرت نے اسلامی تاریخ کا رخ بدل دیا۔ جب دشمن نے مدینہ کا محاصرہ کیا تو آپ نے ایرانی جنگی حکمتِ عملی کے مطابق شہر کے گرد خندق کھودنے کی تجویز پیش کی، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول فرمایا۔ اس سے اسلام کی آفاقیت واضح ہوتی ہے کہ وہ مفید علم اور تجربے کو خواہ کسی بھی قوم سے تعلق رکھتا ہو، قبول کرتا ہے۔

اسی موقع پر مہاجرین اور انصار کے درمیان حضرت سلمان فارسی علیہ السلام کو اپنی جماعت سے منسوب کرنے کا شرف حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ تاریخی جملہ ارشاد فرمایا: "سلمان منا اہل البیت "یعنی "سلمان ہم اہلِ بیت میں سے ہیں۔"

یہ اعلان صرف ایک فضیلت نہیں بلکہ حضرت سلمان فارسی علیہ السلام کے روحانی مقام، اخلاص، ایمان اور اہلِ بیت علیہم السلام سے غیر معمولی قرب کا اظہار ہے۔ اس سے یہ حقیقت بھی آشکار ہوتی ہے کہ اسلام میں فضیلت کا معیار نسل، زبان اور قومیت نہیں بلکہ ایمان، تقویٰ اور وفاداری ہے۔

شیعہ مکتبِ فکر میں حضرت سلمان فارسی علیہ السلام کو امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے خاص اصحاب اور مخلص ترین شیعوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد بھی آپ نے ہر حال میں ولایتِ علی کا ساتھ دیا اور دنیاوی مفادات پر حق کو ترجیح دی۔ اسی لئے ائمہ اہل بیت علیہم السلام نے آپ کو ایمان، معرفت اور وفاداری کا اعلیٰ نمونہ قرار دیا۔

حضرت سلمان فارسی علیہ السلام کی گورنری بھی اسلامی طرزِ حکمرانی کا مثالی نمونہ تھی۔ مدائن جیسے عظیم شہر کے حاکم ہونے کے باوجود آپ نے نہ شاہانہ رہائش اختیار کی اور نہ بیت المال کو ذاتی منفعت کے لئے استعمال کیا۔ آپ اپنی ضروریات محنت سے پوری کرتے اور سرکاری وسائل عوام کی خدمت پر صرف کرتے تھے۔ آپ کی سادگی، عدل اور عوام دوستی آج بھی اسلامی حکمرانی کے لئے ایک روشن مثال ہے۔

حضرت سلمان فارسی علیہ السلام کی شخصیت معرفتِ الٰہی کی بلند ترین منزلوں کی نمائندہ ہے۔ آپ نے علم کو عمل سے، عمل کو اخلاص سے اور اخلاص کو ولایت سے جوڑ کر انسانِ کامل کا نمونہ پیش کیا۔ آپ کے نزدیک زہد کا مطلب دنیا کو ترک کرنا نہیں بلکہ دنیا کی محبت کو دل سے نکال دینا تھا۔

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے حضرت سلمان علیہ السلام کو علم کا بے کنار سمندر، اولین و آخرین کے علوم کا حامل اور لقمان حکیم کی مانند دانا قرار دیا۔ یہ تعارف اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت سلمان فارسی علیہ السلام نے صرف ظاہری اسلام نہیں بلکہ معرفتِ باطنی کے اعلیٰ مدارج بھی طے کئے تھے۔

حضرت سلمان فارسی علیہ السلام کی وفات بھی ان کی پوری زندگی کی طرح نورانی تھی۔ روایات کے مطابق آپ کو اپنے وقتِ وفات کا علم تھا۔ آپ نے اپنے آپ کو خوشبو سے معطر کیا اور اپنے رب سے ملاقات کے لئے آمادہ ہو گئے۔ روایات کے مطابق امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام مدینہ سے مدائن تشریف لائے، آپ کی تجہیز و تکفین اور نمازِ جنازہ ادا کی، اور تدفین کے فرائض انجام دیے۔ یہ واقعہ اہلِ بیت علیہم السلام اور ان کے مخلص اصحاب کے درمیان روحانی تعلق کی عظیم مثال کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

اگرچہ حضرت سلمان فارسی علیہ السلام کی تاریخ وفات کے سلسلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن بعض مشہور مورخین کے مطابق 8 صفر سن 35 ہجری کو مدائن میں آپ کی وفات ہوئی۔

اگرچہ حضرت سلمان فارسی علیہ السلام کی عمر کے بارے میں مختلف روایات ملتی ہیں، تاہم ان کے روحانی مقام، علمی عظمت، زہد، تقویٰ اور وفاداری پر تمام مسلمان متفق ہیں۔ دورِ حاضر میں حضرت سلمان فارسی علیہ السلام کی سیرت یہ پیغام دیتی ہے کہ حق کی تلاش، علم کی جستجو، اخلاص، عدل، خدمتِ خلق، ولایتِ اہلِ بیت علیہم السلام سے وابستگی اور دنیا سے بے رغبتی ہی حقیقی کامیابی کا راستہ ہے۔ آپ کی زندگی اس حقیقت کی زندہ تفسیر ہے کہ ایمان کی بنیاد رنگ، نسل، زبان یا قومیت نہیں بلکہ تقویٰ، کردار اور محبتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اہلِ بیت علیہم السلام ہے۔

حضرت سلمان فارسی علیہ السلام رہتی دنیا تک حق کے متلاشیوں، اہلِ علم، اہلِ عرفان اور اہلِ ولایت کے لئے مشعلِ راہ رہیں گے۔ ان کی سیرت ہر دور میں انسان کو یہ سبق دیتی رہے گی کہ جو شخص اخلاص کے ساتھ خدا کی رضا کا طالب ہو، اللہ تعالیٰ اسے ایسی عزت عطا فرماتا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے اپنے اہلِ بیت سے نسبت عطا فرماتے ہیں۔

سلام ہو سلمانِ محمدی پر؛ اس مردِ حق پر جس نے اپنی پوری زندگی حق کی تلاش، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت، ولایتِ امیر المومنین علیہ السلام کی وفاداری اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے وقف کردی۔

صرف فوجی طاقت سے پائیدار استحکام قائم نہیں کیا جا سکتا، سعودی وزیر خارجہ

ریاض۔22/جولائی (مہر خبر رساں ایجنسی/صدائے حسینی) سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے کہا ہے کہ سفارت کاری کا کوئی متبادل نہیں اور صرف فوجی طاقت کے استعمال سے خطے میں پائیدار استحکام قائم نہیں کیا جاسکتا۔ تفصیلات کے مطابق روزنامہ الریاض سے گفتگو کرتے ہوئے فیصل بن فرحان نے خبردار کیا کہ خطے میں حالیہ کشیدگی تیزی سے علاقائی سرحدوں سے باہر پھیل رہی ہے، جس سے عالمی سلامتی، توانائی کی منڈیاں اور اقتصادی ترقی متاثر ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ علاقائی تنازعات کے اثرات بہت تیزی سے پوری دنیا تک پہنچتے ہیں، اس لیے مسائل کے حل کے لیے سفارت کاری ہی مؤثر راستہ ہے۔ سعودی وزیر خارجہ نے زور دیا کہ علاقائی استحکام ایسے نظام کے قیام سے ممکن ہے جو ریاستوں کی خودمختاری کے احترام، اندرونی معاملات میں عدم مداخلت، حسن ہمسائیگی، سمندری آمد و رفت کی آزادی اور بین الاقوامی قانون کی پاسداری پر مبنی ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریاستوں کی خودمختاری کی خلاف ورزی اور دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت پر جوابدہی ہونی چاہیے، کیونکہ جارحانہ اور توسیع پسندانہ پالیسیاں صرف عدم تحفظ کو جنم دیتی ہیں اور خطے کے امن و استحکام اور خوشحالی کے منافی ہیں۔

اتحاد کے نام پر برائیوں پر خاموشی درست نہیں

قم۔22/جولائی (حوزہ نیوز ایجنسی/صدائے حسینی) حرم حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے متولی آیت اللہ سید محمد سعیدی نے کہا ہے کہ اسلامی وحدت کا تحفظ ہرگز اصلاحِ امور یا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو ترک کرنے کا نام نہیں، بلکہ معاشرے کے اتحاد کو برقرار رکھتے ہوئے حکمت اور تدبر کے ساتھ اصلاح کا عمل جاری رہنا چاہیے۔ قم میں حرم حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے محراب ہال میں منعقدہ صوبائی عوامی ثقافتی کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے آیت اللہ سید محمد سعیدی نے کہا کہ شہید رہبر اور رہبر انقلاب اسلامی کے حالیہ بیان میں اسلامی وحدت اور الٰہی محور پر اہل ایمان کے اتحاد کی خصوصی تاکید کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم مومنین کو ہمیشہ اتحاد و یکجہتی کی دعوت دیتا ہے اور تفرقے کے نقصانات سے خبردار کرتا ہے، اس لیے ہر فرد کو اپنے بیانات، رویوں اور فیصلوں میں احتیاط برتنی چاہیے تاکہ اسلامی معاشرے میں اختلاف اور انتشار پیدا نہ ہو۔ امام جمعہ قم نے واضح کیا کہ اصلاحِ معاشرہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسلامی ذمہ داریاں ہیں، تاہم انہیں ایسے انداز میں انجام دینا چاہیے جس سے معاشرتی ہم آہنگی متاثر نہ ہو اور انقلاب اسلامی کی اقدار بھی محفوظ رہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی شخص کے بارے میں ایسی معلومات ہوں جن سے دوسرے لوگ بے خبر ہوں تو انہیں عوامی سطح پر بیان کرنے سے پہلے اس کے نتائج کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ بہتر یہی ہے کہ ایسے معاملات کو گفت و شنید، نصیحت، باہمی مشاورت اور ثالثی کے ذریعے حل کیا جائے۔ آیت اللہ سعیدی نے کہا کہ اگر کوئی بات معاشرے میں اختلاف کا سبب بنے یا دشمن کو فائدہ پہنچانے کا ذریعہ بن سکتی ہو تو رضائے الٰہی کی خاطر اس سے گریز کرنا چاہیے۔

شہید مظفر برادران کی والدہ کے انتقال پر رہبر انقلاب کا تعزیتی پیغام

مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، رہبر معظم انقلاب اسلامی آیت اللہ سید مجتبیٰ خامنہ ای نے شہید علی مظفر اور رضا مظفر علی والدہ کے انتقال پر لواحقین سے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ اپنے پیغام میں رہبر معظم نے کہا کہ میں شہید حسن مظفر علی اور رضا مظفر کی فداکار اور صابرہ والدہ ماجدہ کی وفات پر آپ، دیگر معزز اہل خانہ اور شہدا و جنگ میں زخمی ہونے والوں کے عزیز اہل خانہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ باوقار اور پرہیزگار خاتون، مومن اور اسلامی انقلاب کے دفاع کے فرض شناس فرزندوں کی تربیت و پرورش کے ساتھ قربِ الٰہی کے بلند مقام پر فائز ہوئیں۔ امید ہے کہ ان کی پاکیزہ روح اپنے شہید بیٹوں کی پاکیزہ ارواح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رضوان سے متصل ہوجائے گی۔

انتقال پُرملال

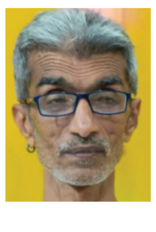

حیدرآباد۔ / 22 جولائی (راست) جناب مرزا ہادی علی بیگ (تجمل) ابن مرزا مومن علی بیگ کا آج انتقال ہوا میت انہیں کے مکان واقع نزد ماتا کی کھڑکی سے اٹھائی گئی غسل، نمازِ جنازہ اور تدفین دائرہ حضرت میر محمد مومن صاحب قبلہؒ سلطان شاہی میں عمل میں آئی۔ مزید تفصیلات کیلئے اس نمبر 8688549214 پر ربط کرسکتے ہیں۔

حرم حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا میں امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی مظلومانہ شہادت کے موقع پر عزاداری کا اہتمام کیا گیا، جہاں زائرین نے اشکبار آنکھوں کے ساتھ پرسہ پیش کیا اور مقررین و ذاکرین نے اہل بیت کی عظیم قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

آزاد اسلامی یونیورسٹی کے 100 رکنی علمی وفد کو یمن بھیجنے کا اعلان

تہران۔22/جولائی (مہر خبر رساں ایجنسی/صدائے حسینی) آزاد اسلامی یونیورسٹی کے بورڈ آف ٹرسٹیز کے سربراہ علی اکبر ولایتی نے اعلان کیا ہے کہ جامعہ آزاد اسلامی کے ممتاز سائنس دانوں، محققین اور اساتذہ پر مشتمل 100 رکنی وفد کو یمن بھیجا جائے گا تاکہ دونوں ممالک کے درمیان مشترکہ سائنسی، تعلیمی اور تحقیقی تعاون کے امکانات کا ابتدائی جائزہ لیا جاسکے۔ تفصیلات کے مطابق علی اکبر ولایتی نے خطے کی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ اسلامی جمہوریہ ایران کی خارجہ پالیسی کے مستقل اصولوں میں اسلامی ممالک کے ساتھ یکجہتی اور ان کی تعلیمی، طبی اور تحقیقی ضروریات پوری کرنے میں تعاون شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ برسوں میں افغانستان، عراق اور لبنان کے ساتھ اس نوعیت کا تعاون کیا گیا، جس کے مثبت نتائج برآمد ہوئے۔ ولایتی نے یمن کے حوالے سے کہا کہ بعض مشکلات کے باعث یہ ملک اب تک ایران کی جانب سے پیش کی جانے والی وسیع تعلیمی اور طبی امداد سے مکمل طور پر استفادہ نہیں کرسکا۔ تاہم حال ہی میں یمنی جامعات کے اساتذہ اور سربراہان کے ایک وفد نے تہران کے دورے کے دوران ان سے ملاقات کی اور یمنی فریق نے طبی علوم، انجینئرنگ اور انسانی علوم کے شعبوں میں تعلیمی، تحقیقی اور ثقافتی تعاون حاصل کرنے میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ جامعہ آزاد اسلامی کے سربراہ اور حجت بن الحسن عسکری اسپتال کے سربراہ کی حیثیت سے اس سلسلے میں عملی اقدامات کریں گے۔ ان کے بقول، یمنی حکومت کی جانب سے باضابطہ آمادگی کے اعلان کے فوراً بعد ایران تعلیمی، تحقیقی اور نرسنگ کے شعبوں میں ہر ممکن تعاون فراہم کرے گا، جبکہ پہلے مرحلے میں جامعہ آزاد اسلامی کا 100 رکنی علمی وفد ابتدائی جائزے کے لیے یمن روانہ کیا جائے گا۔

متوجہ ہوں

روزنامہ صدائے حسینی بالخصوص صفحہ نمبر 2 پر مذہبی مضامین، آیاتِ قرآنیہ اور احادیث و روایات شائع کی جاتی ہیں۔ ان مقدس تحریروں کا احترام کرنا ہر قاری کی ذمہ داری ہے۔ لہٰذا قارئین سے گزارش ہے کہ اخبار کو مکمل احترام کیساتھ رکھیں اور اسکے تقدس کا خصوصی خیال رکھیں۔